رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ

حضرت ضرارؓ بن ضمرہ کنانی (جو حضرت علیؓ کی جماعت کے تھے۔ حضرت علیؓ کے انتقال کے بعد) حضرت معاویہؓ کے پاس گئے، حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ کے کچھ اوصاف بیان کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا امیر المؤمنین مجھے اس سے معاف کریں گے؟ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ میں بالکل معاف نہیں کروں گا۔ ضرور بیان کرو، حضرت ضرارؓ نے عرض کیا کہ اگر ضروری ہی ہے تو سنئے کہ حضرت علیؓ خدا کی قسم بڑے مرتبہ والے اور بڑی قوت والے تھے۔ دو ٹوک بات کہتے تھے اور انصاف کا فیصلہ کرتے تھے۔ ان کی ہر سمت سے علم ابلتا تھا۔ اور ہر طرف سے دانائی گویائی کرتی تھی۔ دنیا اور دنیا کی زیب و زینت سے متوحش تھے۔ رات اور اسکی تاریکی سے مانوس تھے۔ خدا کی قسم بڑے رونے والے تھے۔ اور بڑی سوچ والے تھے۔ اور اپنی ہتھیلیوں کو پلٹ کر اپنے نفس کو خطاب کیا کرتے تھے۔ مختصر لباس آپ کو پسند تھا۔ اور موٹا جھوٹا کھانا پسند تھا۔ خدا کی قسم وہ ہم میں (بغیر کسی خصوصی امتیاز کے) ایسے رہتے تھے۔ جیسے ہم میں سے ایک آدمی ہو۔ جب ہم حاضر ہوتے تو ہمیں اپنے قریب بٹھاتے تھے اور ہم جو بات پوچھتے اس کا جواب دیتے۔ اور ہم اس اختلاط و سادگی کے باوجود ان سے ان کی ہیبت کی وجہ سے بولنے کی ہمت نہیں کرتے تھے۔ اور جب ہنستے تو ان کے دانت پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ظاہر ہوتے۔ دینداروں کی عظمت کرتے تھے۔ اور مساکین سے محبت رکھتے۔ کسی قوی سے قوی آدمی کو بھی اپنے باطل میں کامیابی کی امید نہیں ہوتی تھی۔ اور ضعیف سے ضعیف آدمی آپ کے انصاف سے مایوس نہ ہوتا۔ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ بعض اوقات میں نے ان کو دیکھا کہ رات کی اندھیریوں میں اپنی محراب میں اپنی داڑھی کو پکڑے ہوئے ایسے بے چین ہیں۔ جیسے کسی زہریلے جانور نے کاٹ رکھا ہو۔ اور ایسے رو رہے ہیں۔ جیسے کوئی غمزدہ اور گویا آپ کی آواز آج بھی میرے کان میں گونج رہی ہے۔ وہ بار بار فرما رہے تھے۔ یَا رَبَّنَا، یَا رَبَّنَا اور گڑگڑا رہے تھے۔ پھر دنیا کو خطاب کر کے فرما رہے تھے تو مجھے ہی دھوکہ دینا چاہتی ہے۔ اور میرے ہی لئے مزیّن بن کر آتی ہے۔ مجھ سے دور ہو جا، میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دے۔ میں تو تجھے تین طلاق دے چکا ہوں۔ تیری عمر بہت تھوڑی ہے۔ تیری مجلس بہت حقیر ہے۔ اور تیرے مصائب آسان ہیں۔ ہائے، ہائے! توشہ آخرت کم ہے اور سفر بہت لمبا ہے اور راستہ وحشت ناک ہے۔

یہ حالات سن کر حضرت امیر معاویہؓ کے آنسو اتنے نکلے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور ان کو آستین سے پونچھنا شروع کیا اور پاس بیٹھنے والوں کے بھی روتے روتے دم گھٹنے لگے۔ اور حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا۔ ابو الحسن (حضرت علیؓ) ایسے ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

(حیات الصحابہ جلد نمبر 1 ص 44 بحوالہ، استیعاب ج۔ 3 ص 44)